9463-اگر عورت طلاق لے کر کہیں اور شادی کر لے تو کیا اسے اپنی اولاد کی پرورش کا حق حاصل ہے ؟

سوال

ایک سائلہ کہتی ہے کہ :
وہ اپنے خاوند سے طلاق یا خلع حاصل کرنے والی ہے اس لیے کہ اس کا خاوند اس سے معاملات اچھے نہیں رکھتا اور اس کے تین بچے بھی ہیں جن کی پرورش بھی کرنی پڑے گی اس کا سوال یہ ہے (حالانکہ ابھی اس کی عدت بھی شروع نہیں ہوئی) :
اگر کسی شخص نے شادی کا پیغام بھیجا اور وہ اس سے شادی کر لے تو قانون کے مطابق تو اسے بچوں کی پرورش کا حق حاصل ہو گا لیکن وہ اللہ سے ڈرتی اور شریعت اسلامیہ کی مخالفت نہیں کرنا چاہتی ؟

پسندیدہ جواب

اول :

عورت کو اپنے خاوند کے بارہ میں صبر کرنا چاہیے اور خاص کر جبکہ اس کی اولاد بھی ہو تو اور زیادہ صبر کرے ، کوئی بھی گھر اختلافات سے خالی نہیں ، لیکن اگر خاوند کے معاملات بہت ہی زیادہ برے ہیں اور وہ اس کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی تو اور بات ہے ۔

دوم :

جب عورت کو طلاق ہو جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے ، لیکن اگر وہ اپنے خاوند سے خلع حاصل کرتی ہے تو اس کی عدت ایک حیض ہو گی اور اس عدت کے دوران منگنی کرنا حرام ہے ۔

سوم :

شریعت اسلامیہ نے بیان کر دیا ہے کہ جب میاں اور بیوی کے مابین علیحدگی ہو جائے تو اولاد کی پرورش کا حق ماں کو باپ کی نسبت زیادہ ہے ، لیکن اگر وہ شادی کر لیتی ہے تو پھر اس کا حق پرورش ساقط ہو جائے گا ۔

اس کی دلیل نبی صلی اللہ کا فرمان ہے : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ سے اپنے خاوند سے طلاق بعد اپنے بچے کی پرورش طلب کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تھا :

(تجھے نکاح سے قبل زیادہ حق ہے) سنن ابوداود حدیث نمبر (2276) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (1991) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

یعنی شادی سے قبل والدہ کو اپنے بچے کی پرورش کا حق ہے لیکن شادی کے ساتھ ہی یہ حق ساقط ہو جائے گا ۔

تو یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ شادی سے قبل عورت کو بچوں کی پرورش کا خاوند سے زیادہ حق حاصل ہے ۔

اس لیے ہم سوال کرنے والی بہن کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ طلاق یا خلع لینے سے قبل اچھی طرح غور وفکر کرے اگر تو آپ خاوند کی اذیت پر صبر کر سکتی ہیں اور گفت وشنید کے بعد آپ کے مابین اختلافات ختم ہوسکتے ہیں تو یہ زیادہ بہتر اور افضل ہے ، لیکن اگر آپ خاوند کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتیں تو پھر یہ معاملہ آپ پر ہے ۔

اور اگر علیحدگی ہوجائے تو پھر عورت اولاد یا پھر اور خاوند میں سے جسے چاہے اختیار کر سکتی ہے ، اور اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالی سے استخارہ اور اس سے مدد طلب کرے اور اس کے سامنے التجا کرتے ہوئے دعا کرے کہ وہ اسے صحیح اور اچھے راستے کی راہنمائی فرمائے ، اس مسئلہ میں اسلام کا حکم تو یہی ہے ۔

لیکن اگر آپ کے ملک میں یہ قانون ہے کہ شادی کے بعد بھی بچوں کی پرورش پر ماں کا ہی حق ہے تو یہ شریعت اسلامیہ کے مخالف ہے جو کہ جائز نہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{**کیا وہ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں ، اور یقین کرنے والی قوم کے لیے اللہ تعالی سے اچھا اور بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہے**}. المائدۃ (50) ۔

واللہ اعلم .